قال رسول الله ﷺ انت مني يا معاوية وانا منك

شانِ امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ

احادیث وآثار کی روشنی میں

کتبِ شیعہ کے 53
حوالہ جات کے ساتھ

ابو اسحاق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ

قال رسول الله ﷺ انت مني يا معاوية وانا منك

شانِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

احادیث و آثار کی روشنی میں

کتب شیعہ کے 53
حوالہ جات کے ساتھ

از: محقق اہلسنت ابو الحقائق مولانا علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ

فیضانِ مدینہ پبلی کیشنز
جامع مسجد عمر روڈ کامونکے
0333-8173630

نام کتاب ——— شانِ امیر معاویہ احادیث و آثار کی روشنی میں
تصنیف لطیف ——— ابوالحقائق علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی مدظلہ
تعداد ——— 1000
صفحات ——— 64
کمپوزنگ ——— ساقی کمپوزنگ سنٹر گوجرانوالہ۔ قاری محمد امتیاز ساقی مجددی
03466049748

ملنے کے پتے

- ○ صراط مستقیم پبلی کیشنز ○ کتب خانہ امام احمد رضا
- ○ مکتبہ قادریہ ○ مسلم کتابوی ○ کرمانوالہ بک شاپ
- ○ مکتبہ بہار شریعت قادریہ دربار مارکیٹ لاہور
- ○ شبیر برادرز ○ نعیمیہ بک سٹال ○ نظامیہ کتاب گھر اردو بازار لاہور
- ○ مکتبہ اہلسنت، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ○
- ○ شمس و قمر بلال گنج لاہور ○ مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
- ○ مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ ○ مکتبہ قادریہ [illegible] گوجرانوالہ
- ○ مکتبہ الفرقان ○ مکتبہ غوثیہ ○ والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ
- ○ مکتبہ ضیاء السنہ ملتان ○ فیضان سنت [illegible]
- ○ مہریہ کاظمیہ [illegible] ○ مکتبہ فریدیہ ساہیوال
- ○ مکتبہ اہلسنت [illegible] احمد بک کارپوریشن راولپنڈی
- ○ جلالیہ صراط مستقیم گجرات ○ رضا بک شاپ گجرات
- ○ مکتبہ ضیائیہ ○ مکتبہ غوثیہ عطاریہ کمیٹی چوک راولپنڈی
- ○ اسلامک بک کارپوریشن کمیٹی چوک ○ امام احمد رضا [illegible] راولپنڈی

اویسی بک سٹال [illegible]
[illegible] 0333-8173630

انتساب

ہر اس غیرت مند صاحب ایمان مسلمان کے نام
جو اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرمان کو جان سے
زیادہ عزیز سمجھتا ہے اور اُسے دلو جان سے تسلیم کرنے کا جذبہ رکھتا ہے

میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں ان کے داماں کے لئے

گر قبول افتد زہے عزو شرف

خیر اندیش
/
ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی
03007422469

نذرانہ عقیدت

علی کی شان و فضیلت بھی ہے بلند بڑی
معاویہ کا بھی لیکن مقام اپنا ہے
جو وہ نبی کا اخی ہے تو یہ ہے کاتب وحی
جبھی تو دونوں کی تعظیم کام اپنا

رکھ معتدل ہمیشہ عقیدے کا زاویہ
گر چاند ہیں علی تو ستارہ معاویہ
اصحاب و آل کا نہ کیا جس نے احترام
ٹھہرے گا وہ ضرور سزا وارِ ہاویہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

حدیث کا مفہوم:

جمہور محدثین کی اصطلاح میں حدیث کی یہ تعریف کی گئی ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو، وہ صراحۃً ہو یا حکماً، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے، تقریر کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کوئی کام کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہ فرمایا یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے کوئی بات کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رد نہیں کیا بلکہ خاموش رہے اور عملی طور پر اسے ثابت فرما دیا۔ اسی طرح حدیث کا لفظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول و فعل اور تقریر پر بھی بولا جاتا ہے اور اسی طرح حدیث کا لفظ تابعین کے قول و فعل اور تقریر پر بھی بولا جاتا ہے اور صحابی اس مقدس ہستی کو کہتے ہیں جسے حالت ایمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور ایمان پر ہی خاتمہ ہوا۔ اور تابعی اس محترم ذات کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کی اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ ہوا۔ (ماخوذ از: النخبۃ النبھانیہ)

②...... صحاح ستہ کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں امام ترمذی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت والی احادیث نقل کرنے سے پہلے "ابواب المناقب" جزء دوم صفحہ ۲۲۴ پر یوں عنوان قائم کیا "مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ" "حضرت ابوسفیان کے بیٹے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان۔

③...... حدیث شریف کی معروف کتاب "مشکوٰۃ شریف" میں "باب جامع المناقب" (مختلف حضرات کے فضائل کا بیان) کی دوسری فصل میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان والی احادیث درج کی ہیں۔

④...... حافظ ابوالقاسم ھبۃ اللہ لالکائی (متوفی ۴۱۸ھ) نے "شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ" جلد ۲ صفحہ ۳۴۹ پر ان الفاظ سے باب باندھا ہے "سیاق ماروی عن النبی ﷺ فی فضائل ابی عبدالرحمان معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما" یعنی نبی کریم ﷺ کی وہ روایات جن میں حضرت ابوعبدالرحمان معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔

⑤...... حافظ ابن کثیر علیہ الرحمہ کی سیرت اور تاریخ پر مشہور زمانہ کتاب "البدایہ والنہایہ" مطبوعہ دار ابن حزم کی جلد ۱ صفحہ ۱۲۳۲ پر اس طرح عنوان سجایا گیا ہے "وھذہ ترجمۃ معاویہ رضی اللہ عنہ وذکر شئی من ایامہ ودولتہ وماورد فی مناقبہ وفضائلہ" یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حالات اور مملکت اور ان روایات کا ذکر جن میں آپ کے مناقب اور فضائل کا بیان ہے۔

نیز قبل ازیں صفحہ ۱۱۵۷ پر یوں عنوان لکھا تھا "فضل معاویۃ بن ابی سفیان

رضی اللہ عنہ" یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

یہ صرف چند مثالیں ہیں ایسی مزید کئی امثلہ پیش کی جاسکتی ہیں، لہٰذا نام نہاد مذہبی پیشواؤں کو آپ کے فضائل ومناقب کا انکار کرکے اپنی عاقبت برباد نہیں کرنی چاہئے اور دوسروں کی گمراہی کا سبب نہیں بننا چاہئے۔

②...... دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے مقالہ میں کئی احادیث حتیٰ کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات بھی درج کی گئی ہیں کیا وہ بھی موضوع اور گھڑی ہوئی ہیں۔

استغفر اللہ......

ثابت ہوا کہ یہ فکر مردود ہے کہ بنوامیہ نے آپ کی شان میں حدیثیں بنائی ہیں اور کسی صحیح حدیث سے آپ کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ معاملہ اس کے برعکس ہے، شان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق صحیح احادیث بھی وارد ہیں۔

③...... تیسری بات یہ ہے اگر بعض احادیث اس طرف گھڑی گئی ہیں (حالانکہ اگر وہ نہ بھی ہوں تو آپ کی شان پھر بھی واضح اور ثابت ہے) تو دوسری طرف بھی نظر فرمالیں، شان اہلبیت علیہم السلام میں بھی تو کئی احادیث گھڑی گئی ہیں۔ ملاحظہ ہو!

①...... ملا علی قاری لکھتے ہیں: اما ما وضعہ الرافضۃ فی فضائل علی فاکثر من ان یعد،قال الحافظ ابو یعلیٰ: قال الخلیلی فی "کتاب الارشاد" وضعت الرافضۃ فی فضائل علی واھل البیت نحو ثلاث مأۃ الف حدیث ولا تستبعد ھذا فانک لو تتبعت ماعندھم من ذلک لوجدت الامر کما قال (الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ ص ۴۴۳ تحت ۱۳۰۷)

یعنی اور وہ روایتیں جو رافضیوں (شیعوں) نے حضرت علی کے فضائل میں

گھڑی ہیں وہ شمار سے باہر ہیں، حافظ ابو یعلی نے لکھا ہے: خلیلی نے کتاب الارشاد میں بیان کیا ہے کہ رافضیوں نے حضرت علی اور اہلبیت کی شان میں تین لاکھ احادیث بنا رکھی ہیں، اور یہ بات کچھ بعید بھی نہیں اگر تم ان کی روایات کی تلاش کرو تو ایسا ہی پاؤ گے، جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے۔

(۲)...... مفتی احمد یار خاں نعیمی لکھتے ہیں:

اشعۃ اللمعات (میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی) نے فرمایا کہ آپ کے فضائل میں روافض نے بہت احادیث گھڑ بھی لی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح ج ۸ ص ۳۴۴)

تو کیا خیال ہے اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کسی نے کوئی حدیث موضوع بیان کردی تو اس سے آپ کے فضائل والی تمام روایات کا انکار کیا جاتا ہے، پھر تو حضرت علی اور دیگر اہلبیت کے فضائل اور مناقب کا بھی رد کرنا چاہیے، اور ان کے فضائل کو بیان کرنے سے توبہ کرنی چاہیے کیونکہ ان کی شان میں تو بے شمار روایات گھڑی گئی ہیں۔ جبکہ ہمارے نزدیک دونوں ہی باتیں غلط ہیں، ہم باطل کو باطل اور حق کو حق کہنے کے علمبردار ہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں اگر کوئی روایت بالاتفاق موضوع ہے تو مردود ورنہ مقبول ہے، ایسے ہی شان اہلبیت اور ہر کسی کی فضیلت وعظمت کے متعلق گھڑی ہوئی باتیں باطل ہیں، اور ثابت شدہ حدیثیں حق ہیں، (امیر معاویہ ص ۸۹ از مفتی احمد یار خاں، حق چار یار ص ۲۷۲ تا ۲۷۷، منیر العین ص ۵۳)

فائدہ: بعض لوگ ایک قول بیان کر دیتے ہیں کہ حضرت معاویہ کی فضیلت میں کوئی

حدیث ثابت نہیں حالانکہ یہ بات حقائق وواقعات کے خلاف ہے کیونکہ:

(۱)...... حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے: واکتفینا بما اوردناہ من الاحادیث الصحاح والحسان والمستجادات۔ (البدایہ والنہایہ ج ا ص ۱۹۳۵، ترجمۃ معاویہ رضی اللہ عنہ)

ہم نے آپ کی شان میں وارد شدہ صحیح، حسن اور عمدہ احادیث بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے۔

(۲)...... علامہ سیوطی لکھتے ہیں:

ورد فی فضائلہ احادیث قلما تثبت۔ (تاریخ الخلفاء ج ۱۹۴)

ترجمہ: یعنی آپ کے فضائل کی احادیث ثابت بھی ہیں

(۳)...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

بعض جاہل بول اٹھتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ یہ ان کی نادانی ہے۔ علمائے محدثین اپنی اصطلاح پر کلام فرماتے ہیں۔ یہ بے سمجھے خدا جانے کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں۔ عزیزو! مسلم کہ صحت نہیں پھر حسن کیا کم ہے، حسن بھی نہ سہی، یا ضعیف بھی مستحکم ہے۔ (انگوٹھے چومنے ص ۵۲ مطبوعہ فرید بک سٹال، فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۴۷۸)

نوٹ: اس کے بعد اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر حوالہ جات نقل فرمائے ہیں۔

آپ کی شان کے خلاف بیان کی جانے والی روایات کی حقیقت:

اللہ تعالیٰ منکرین اور معاندین کو ہدایت عطا فرمائے، ایک طرف تو وہ آپ کی

فضیلت و شان والی روایات کو موضوع اور گھڑی ہوئی کہہ کر رد کر دیتے ہیں اور دوسری طرف کچھ ایسی روایات پیش کرنے کی جسارت کرتے نہیں شرماتے، جن میں آپ کی شان کے خلاف باتیں مذکور ہیں، اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اس طرح کرنے سے ان کے مکروہ عزائم پروان چڑھتے اور باطل نظریات کو تقویت پہنچتی ہے اور یہ چیز ان کی بیمار فکر اور ذہنی آوارگی کی آبیاری کرتی ہے......اور بس!

حالانکہ وہ روایات باطل و مردود اور موضوع ہیں یا کچھ روایات ایسی ہیں جن کا یہ لوگ مفہوم سمجھنے سے ہی عاری ہیں، بطورِ مثال چند روایات کی حقیقت حاضرِ خدمت ہے۔

(1)......یہ روایت بیان کی جاتی ہے:

اذا رأیتم معاویة علی منبری فاقتلوہ۔

ترجمہ: جب تم معاویہ کو میری منبر پر دیکھو تو اسے قتل کر دو۔

اس کے جواب میں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"وھذا الحدیث کذب بلا شك" اور یہ روایت بلا شک و شبہ جھوٹ ہے۔ اس کے مقابلہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع ہے کہ: اذا رأیتم معاویة یخطب علی منبری فاقبلوہ فانه امین مامون۔ جب تم معاویہ کو میرے منبر پہ خطبہ دیتے ہوئے دیکھو تو اُسے قبول کرو کیونکہ بے شک وہ امانت دار اور امن دیا گیا ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج اص ۱۶۳۲، وعنہ و ترجمة معاویة رضی اللہ عنہ)

(2)......ایک جھوٹی بات یہ بیان کی جاتی ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اہلِ مصر کو

کہا کہ امیر معاویہ کے پاس جا کر انہیں "السلام علیک یا رسول اللہ" کہنا، جب انہوں نے اس طرح سلام کیا تو حضرت معاویہ نے کہا: اے عمرو ان لوگوں کے ایمان کا سودا کتنے داموں میں کیا ہے؟

حالانکہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اہلِ مصر کے ایک وفد کو راستے میں ہی کہہ دیا تھا کہ "فلا تسلموا علیه بالخلافة فانه لایحب ذلك" "تم حضرت معاویہ کی خدمت میں جا کر خلیفہ کہہ کر سلام نہ کہنا، وہ اسے پسند نہیں کرتے......لیکن انہوں نے جا کر خود ہی "السلام علیک یا رسول اللہ" کہہ دیا تو حضرت عمرو نے انہیں ڈانٹتے ہوئے فرمایا: قبحکم اللہ انھیتکم عن أن تسلموا علیه بالخلافة فسلمتم علیه بالنبوة۔ تمہارا بُرا ہو! میں نے تمہیں خلافت کے لفظ سے سلام کرنے سے روکا، تم نے نبوت کے الفاظ سے سلام کہہ دیا۔ (البدایہ والنہایہ ص ۱۶۳۶)

(3)......ایک اعتراض درج ذیل حدیث کی بنا پر بھی کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لااشبع الله بطنه' ۔ اللہ معاویہ کا پیٹ نہ بھرے۔ معترض کہتے ہیں کہ اس میں ان کی تنقیص ہے، حالانکہ محدثین نے اسے ان کے فضیلت کے طور پر بیان کیا ہے۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"......امام مسلم نے اس حدیث کے بعد وہ حدیث بیان کی ہے جسے انہوں نے خود اور امام بخاری نے روایت کیا کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے:" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں ایک انسان ہوں، پس جس (مسلمان) بندے کو میں کوئی سخت جملہ کہوں یا اُسے سزا دوں یا اس کے خلاف دعا

کروں اور وہ اس طرح نہ ہو تو میری اس چیز کو اس کے لئے کفارہ اور قیامت کے دن اپنی بارگاہ میں مقرب ہونے کا ذریعہ بنا دینا" پس امام مسلم نے اس پہلی اور دوسری دونوں حدیثوں کو ملا کر حضرت معاویہ کی فضیلت بیان کرنے کے لیئے ذکر کیا ہے۔ اور واقعی اس کا یہی مقصد ہے (یہی مطلب ہے جو امام مسلم نے بیان کیا ہے کوئی اور نہیں)۔

(البدایہ والنہایہ ج ا ص ۱۶۳۲)

نوٹ: یہ بات صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۲۵ مع حاشیہ نووی کتاب البر والصلة والادب باب من لعنه النبی ﷺ اوسبه او دعا علیه ولیس هو اهلا لذلک کان له زکوة واجرا ورحمة میں موجود ہے۔

ایک اصول یاد رکھیں!

امام نووی فرماتے ہیں:

خوب جان لو اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذوات میں برائی کا پہلو نکالنا نہایت قبیح حرام یعنی بہت بڑی بے حیائی کا کام ہے...... ہمارا اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص صحابہ کرام کو برا قرار دے اس کو کوڑے مارے جائیں اور بعض مالکی علماء و فقہاء کا قول ہے کہ ایسے شخص کو قتل کر دیا جائے۔ (نووی بر مسلم ج ۲ ص ۳۱۰ باب تحریم سب الصحابة رضی اللہ عنہم)

اور مزید فرماتے ہیں:

علماء کا کہنا ہے کہ وہ احادیث جن میں بظاہر کسی صحابی کی شان کے خلاف کوئی بات نظر آتی ہو تو اس کی تاویل کرنا (کوئی اچھا اور ان کی شایان شان پہلو نکالنا) واجب ہے اور اہل علم نے کہا ہے کہ صحیح احادیث میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ جس کی

تاویل نہ ہو سکے۔ (نووی بر مسلم ج ۲ ص ۲۷۸ باب فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ)

پھر فرماتے ہیں: اگرچہ صرف نبی اکرم ﷺ کو غیر ہم انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے قائل ہیں لیکن حضرات صحابہ کرام کے ساتھ حسن ظن (اچھا خیال) رکھنے اور ان تمام اوصاف رذیلہ (گھٹیا باتوں) کی نفی کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا اور جب اس حدیث کی تاویل کے سارے راستے بند ہو جائیں گے تو ہم اس کے راویوں کی طرف کذب کی نسبت کر دیں گے۔ (نووی بر مسلم ج ۲ ص ۹۰ کتاب الجہاد والسیر باب حکم الفئ)

یعنی راویوں کی طرف غلطی کی نسبت کرنا اس سے بہتر ہے کہ صحابہ کرام پر طعن وتنقید کی جائے، ان کی فضیلت وعظمت پر تو آیات قرآنی اور احادیث نبوی ناطق ہیں۔

حضرت امیر معاویہ کا مختصر تعارف:

نام ونسب: حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

هو معاوية بن ابی سفيان صخر بن حرب بن امية بن عبدشمس بن عبد مناف بن قصی القرشی الاموی ابو عبد الرحمٰن خال المؤمنين وكاتب وحی رسول رب العالمين وامه هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبدشمس (بن عبدمناف)۔ (البدایہ والنہایہ ج ا ص ۱۶۳۲ دار ابن حزم)

آپ معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن اُمیہ بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی، قرشی، اُموی ہیں، آپ کی کنیت ابو عبدالرحمان، مومنوں کے ماموں (کیونکہ حضرت اُم المؤمنین اُم حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان، حضور اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ نبی پاک ﷺ کے برادر نسبتی یعنی سالے ہیں) اور اللہ رب العالمین جل جلالہ کے

رسول ﷺ کی وحی (قرآن مجید لکھنے والے) ان کی والدہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس (بن عبد مناف) ہیں۔

رسول اللہ ﷺ سے نسبی قرابت:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نسب پر ایک نظر ڈالنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ کا سلسلۂ نسب والد اور والدہ دونوں کی طرف سے پانچویں جگہ پر حضرت عبد مناف پر مل جاتا ہے اور حضرت عبد مناف وہ بزرگ ہیں جن کا نام حضور اکرم ﷺ کے نورانی سلسلۂ نسب میں چوتھے نمبر پر آتا ہے۔ مثلاً: آپ ﷺ کا سلسلۂ نسب مقدس یوں ہے: حضرت سیدنا محمد رسول اللہ بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی (عامہ کتب سیرت)

یہی وجہ ہے کہ علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باعتبار نسب کے آپ ﷺ سے بہ نسبت دوسروں کے زیادہ قریب ہیں، کیونکہ وہ آپ ﷺ کیساتھ حضرت عبد مناف میں جا ملتے ہیں۔ (تطہیر الجنان ص ۱۲۳ رد)

دخول اسلام کا زمانہ: امام احمد بن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

معاوية بن ابی سفيان صخر بن حرب بن امية الاموی ابو عبد الرحمن، الخليفة صحابی أسلم قبل الفتح و كتب الوحی...... الخ۔

(تقریب التہذیب ج ۲ ص ۱۹۵ برقم ۶۷۸۲)

حضرت معاویہ بن ابو سفیان صخر بن حرب بن امیہ اموی، ابو عبد الرحمن، جو کہ خلیفہ (برحق) ہیں، آپ صحابی ہیں، فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور وحی لکھنے کی سعادت

حاصل کی۔

یاد رہے اکہ قرآن پاک میں فتح مکہ سے پہلے کے مسلمانوں کو دوسروں سے زیادہ درجے والے قرار دیا ہے۔ (الحدید: ۱۰)

آپ کا خاندان: آپ کو جس خاندان سے ہونے کا شرف حاصل ہوا وہ صحابی خاندان ہے۔ مثلاً: ① ان کے والد حضرت ابو سفیان، ② والدہ حضرت سیدہ ہند، ③ بھائی ابو خالد یزید بن ابو سفیان، اور ④ حضرت عتبہ، بہنیں ⑤ حضرت ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رملہ، ⑥ حضرت سیدہ ام الحکم اور ⑦ حضرت سیدہ عزہ اور پھر آپ خود بھی شرف صحابیت سے مشرف ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبد البر (ایک جلد والی)

①...... ص ۳۶۳ برقم ۱۲۰۲، و ص ۸۰۷ برقم ۱۷۵ کتاب الکنیٰ۔

②...... ص ۹۲۲، برقم ۶۷۸۔

③...... ص ۵۲ ۷ برقم ۱۷۵۸۔

④...... ص ۳۹۹ برقم ۱۷۷۱۔

⑤...... ص ۸۸۶ برقم ۵۱۱، و ص ۹۲۶ برقم ۷۰۰۔

⑥...... ص ۹۲۷ برقم ۷۰۵۔

⑦...... ص ۹۰۵ برقم ۵۹۸۔

اور اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ درج ذیل مقامات

ج ۳ ص ۲۷۷ برقم ۵۹۶۹، ج ۵ ص ۳۱۶ برقم ۷۳۵۱، ج ۴ ص ۳۳۱ برقم ۵۵۵۹، ج ۳

ص ۱۹۸ برقم ۳۶ ۲۵ ، ۳۵۴۶ ، ج ۵ ص ۳۳۴ برقم ۷۳۱۰ ، ص ۴۳۷ ، ص ۳۷ ۷ برقم ۷۳۱۸ ، ص ۳۳۶ برقم ۷۱۱۰۔
اور دیگر کتب تراجم بھی اس حقیقت کو روز روشن کی طرح نمایاں کر رہی ہیں۔

والحمدلله علی ذلك

آپ کا حسن اسلام: بعض نادان آپ کے اسلام وایمان پر بھی حرف گیری کرتے ہیں اور مختلف انکل پچو اور حیلہ سازیوں سے بلاوجہ قدغن لگا کر اپنے قلب ماؤف کو تسکین دینے کا ناروا انتظام کرتے ہیں، حالانکہ آپ کسی جبر وعذر کی بنا پر مسلمان نہیں ہوئے بلکہ نہایت خوش دلی سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے اور آپ کے حسن اسلام پر کسی شخص کو بھی شک وشبہ نہیں ہونا چاہئے۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ثم لما أسلم حسن بعد ذلك اسلامه و كانت له مواقف شريفة و آثار محمودة......۔(البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۱۶۳۳ دار ابن حزم)

ترجمہ: پھر جب آپ نے اسلام قبول کر لیا تو بعد میں آپ کا اسلام حسین اور خوبصورت ہو کر ابھرا، اور آپ کی بڑی بلند شانیں اور پسندیدہ خصلتیں ہیں۔

اور علامہ سیوطی لکھتے ہیں: ثم حسن اسلامه۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۹۴)

ترجمہ: پھر آپ کا اسلام حسن وخوبی والا ہوا۔

واضح رہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیس سال تک شام کے حاکم (گورنر) اور پھر بیس تک امیر رہے یعنی کل چالیس سال آپ نے حکومت فرمائی ہے۔ آپ نہایت دیانت دار، سخی، سیاستدان، قابل حکمران، حلیم و بردبار، اور بارعب شخصیت کے مالک تھے، علاوہ

ازیں آپ فقیہ، مفتی اور مجتہد بھی تھے اور خطوط کے علاوہ وحی الٰہی لکھنے والے امین کاتب بھی تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نہایت خوش خط، فصیح، بلیغ اور پروقار تھے، آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سو تریسٹھ احادیث روایت کی ہیں۔ آپ نے رجب ۶۰ھ میں بمقام دمشق، بعمر تقریباً ۷۸ سال وصال فرمایا رضی الله عنه وارضاه عنا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شان سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

احادیث وآثار کی روشنی میں

(۱)......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: يدخل عليكم من هذا الباب رجل من أهل الجنة فدخل معاوية ثم قال من الغد فدخل معاوية ثم قال من الغد مثل ذلك فدخل معاوية، فقال رجل: يا رسول الله، هذا هو؟ قال هذا هو ثم قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أنت مني يا معاوية وأنا منك أنت تزاحمني على باب الجنة كهاتين۔ السبابة والوسطى۔ قال وجمعهما۔ (شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة للالکائی ج ۲ ص ۳۵۲ برقم ۲۷۷۹ سیاق ماروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فضائل ابی عبدالرحمٰن معاوية بن أبي سفيان رضی اللہ عنہما)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس اس دروازے سے ایک جنتی

شخص داخل ہوگا تو حضرت معاویہ ؓ داخل ہوئے، دوسرے دن آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا اور پھر حضرت معاویہ ؓ داخل ہوئے، پھر تیسرے دن بھی ایسے ہی فرمایا، پھر حضرت معاویہ ؓ داخل ہوئے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ وہی شخص ہے؟ فرمایا: یہ وہی ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاویہ! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں، تو میرے ساتھ جنت کے دروازے پر یوں اکٹھا ہوگا جس طرح یہ انگشت شہادت اور درمیان والی انگلی ایک ساتھ ہیں اور اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔

یہ روایت تاریخ دمشق ج۵۹ ص۹۹ (جدید) لابن عساکر اور السنۃ للخلال ج۲ ص۴۵۲ میں بھی موجود ہے۔ اور اس روایت کو مختصراً ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء ج۱۰ ص۳۹۳، علامہ حلبی نے سیرت حلبیہ ج۲ ص۲۱۹، علامہ ابن حجر مکی نے الصواعق المحرقہ ص میں حضرت امیر معاویہ ؓ کے فضائل میں نقل کیا ہے اور حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد چشتی قادری علیہ الرحمہ نے حضرت معاویہ ؓ ص ۵ پر بیان کیا ہے۔

(۱)...... حضرت عبدالرحمن بن ابو عمیرہ ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

آپ ﷺ نے حضرت معاویہ ؓ کیلئے دعا مانگی: اللهم اجعله هادیاً مهدیاً واهدبه۔ (ترمذی کتاب المناقب، باب مناقب معاویۃ بن ابی سفیان ؓ ج۲ ص۲۲۵ وحسنہ، مشکوٰۃ ص۵۷۹، تاریخ الخلفاء ص۱۹۳، اسد الغابہ ج۴ ص۳۸۶، تاریخ بغداد ج۱ ص۲۰۸)

ترجمہ: اے اللہ! اس (معاویہ) کو ہدایت دینے والا، ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعہ ہدایت عطا فرما۔

(۲)...... حضرت عرباض بن ساریہ ؓ بیان کرتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دعا فرماتے ہوئے سنا ہے: اللهم علم معاویة الكتاب والحساب وقه العذاب۔ (مسند احمد ج۴ ص۱۲۷، تاریخ الخلفاء ص۱۹۵، مجمع الزوائد ج۹ ص۳۵۶)

ترجمہ: اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اس کو تکلیف سے بچا۔

(۳)...... حضرت عمر ؓ نے بھی بیان کیا ہے:

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: اللهم اجعله مهدیا واهدبه...... (البدایہ والنہایہ ج۸ ص۱۲۳۵ هذه ترجمة معاوية...... الخ)

ترجمہ: اے اللہ اس (معاویہ) کو ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے (دوسرے لوگوں کو بھی) ہدایت عطا فرما۔

(۴)...... حضرت ابوعمیرہ ؓ کی ایک روایت میں یوں بھی ہے:

نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ ؓ کے لئے یہ دعا بھی مانگی۔ اللهم علم معاویة الحساب وقه العذاب۔ (التاریخ الکبیر ج۷ ص۳۲۶، برقم ۱۴۰۵)

ترجمہ: اے اللہ! معاویہ کو حساب کا علم عطا فرما اور اسے تکلیف سے بچا۔

(۵)...... سیدنا مسلمہ بن مخلد ؓ فرماتے ہیں میں نے سنا:

رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں: اللهم علم معاویة الكتاب ومكن له في البلاد وقه العذاب۔ (الشریعہ باب ذکر دعاء النبی لمعاویہ، ج۵ ص۲۴۳۸، برقم ۱۹۱۸)

ترجمہ: اے اللہ! معاویہ کو کتاب کا علم اور شہروں کی حکومت عطا فرما اور اسے تکلیف سے محفوظ فرما۔

(4)...... مقام تبوک پر ہرقل بادشاہ کا قاصد ایک خط لے کر حضور سرورِ کائنات ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا، اس کا بیان ہے:

فانطلقت بکتابه حتی جئت تبوک فاذا هو جالس بین ظهرانی اصحابه محتبیا علی الماء فقلت: این صاحبکم؟ قیل: هاهوذا! فاقبلت امشی حتی جلست بین یدیه فناولته کتابی فوضعه فی حجره ثم قال ممن انت؟ فقلت: انا احد تنوخ...... ثم انه ناول الصحیفة رجلا عن یساره فسألت من صاحب کتابکم الذی یقرأ لکم؟ قالوا: معاویة۔

ترجمہ: میں ہرقل کا خط لے کر تبوک کے مقام پر بارگاہِ اقدس میں پہنچا، تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پانی کے قریب اپنے صحابہ کے درمیان اس طرح تشریف فرما ہیں کہ آپ نے اپنی ٹانگوں کے گرد ہاتھوں سے حلقہ بنایا ہوا ہے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا: تمہارے صاحب (ﷺ) کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ ہیں! میں چلتا ہوا بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے حضور بیٹھ گیا، اور (ہرقل) کا خط پیش کیا۔ آپ نے اسے اپنی گود میں رکھ لیا اور مجھ سے فرمایا: تو کون ہے؟ میں نے عرض کی: (قبیلہ) تنوخ کا ایک فرد۔ (بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے کچھ گفتگو فرمائی) پھر آپ نے وہ خط اپنی بائیں جانب بیٹھے ایک آدمی کو دیا تو میں نے (وہاں موجود لوگوں) سے پوچھا: خط پڑھنے والے یہ صاحب کون ہیں؟ وہ کہنے لگے: یہ معاویہ ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، حدیث

المنقول عن النبی ﷺ ج ۲۴ ص ۳۱۸، ۳۱۷، برقم ۱۵۶۵۵)

(5)...... سیدنا عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لا تذکروا معاویة الا بخیر فانی سمعت رسول الله ﷺ یقول: اللهم اهد به۔ (ترمذی کتاب المناقب، باب مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ج ۲ ص ۲۲۵)

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خیر سے ہی یاد کیا کرو، میں نے اللہ کے پیارے رسول ﷺ سے سنا ہے: اے اللہ! معاویہ کے ذریعے لوگوں کو ہدایت عطا فرما۔

(6)...... سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا سورۂ ممتحنہ کی ساتویں آیت کی تفسیر میں بیان ہے:

جب سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آئیں فکانت ام حبیبة ام المؤمنین ومعاویة خال المؤمنین۔ (الشریعة باب ذکر مصاهرة النبی المعاویة...... الخ، ج ۵ ص ۲۴۳۸ برقم ۱۹۳۰)

ترجمہ: تو آپ اُمّ المؤمنین (مومنوں کی ماں) بن گئیں اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ (ان کے بھائی ہونے کی بنا پر) خال المؤمنین (ایمان والوں کے ماموں ہو گئے)۔

(7)...... سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مشرف با اسلام ہونے کے بعد آپ کے والد گرامی رضی اللہ عنہ نے حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عرض کی:

یانبی الله...... ومعاویة تجعله کاتبا بین یدیک۔ (صحیح مسلم باب من فضائل ابی سفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ، ج ۲ ص ۳۰۴، صحیح ابن حبان، ذکر ابی سفیان...... الخ ج ۱۶ ص ۱۸۹ برقم ۷۲۰۹)

ترجمہ: یا نبی اللہ...... معاویہ کو اپنا کاتب بنا لیجئے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

(۱)......سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

ان معاویة کان یکتب بین یدی النبی ﷺ ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، مسند عبداللہ بن عمرو...... الخ ج ۱۳ ص ۵۵۲ برقم ۱۳۳۳۶، حافظ نورالدین ہیثمی نے اس حدیث کی سند کو حسن کہا ہے، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۳۵۷)

ترجمہ: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں کتابت کا فریضہ سر انجام دیتے تھے۔

(۲)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خود بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ جب میں لکھ رہا تھا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یامعاویة الق الدولة و حرف القلم، وانصب الباء، وفرق السین، ولا تعور المیم، وحسن اللہ ومد الرحمن وجود الرحیم ۔ (الفردوس بماثور الخطاب، باب الیاء ج ۵ ص ۳۹۴ برقم ۸۵۳۳، المدخل لابن الحاج فصل فی نیۃ الناسخ وکیفیتہا ج ۴ ص ۸۴، الفتاوی الرضویہ ج ۲۹ ص ۳۵۹)

ترجمہ: اے معاویہ! دوات کی سیاہی درست رکھو، قلم کو ٹیڑھا کرو، (بسم اللہ الرحمن الرحیم کی) 'ب' کھڑی لکھو، 'س' کے دندانے جدا رکھو، 'م' کے دائرے کو اندھا نہ کرو (کھلا رکھو)، لفظ 'اللہ' خوب صورت لکھو، لفظ 'رحمٰن' کو دراز کرو اور لفظ 'رحیم' عمدگی سے لکھو۔

(۳)......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

و کان یکتب الوحی ۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۶ ص ۲۴۳ باب ماجاء فی دعاءہ ﷺ علی من اکل شمالہ...... الخ، تاریخ اسلام ج ۴ ص ۳۰۹ حرف المیم، معاویہ بن ابی سفیان)

ترجمہ: اور آپ رضی اللہ عنہ وحی لکھا کرتے تھے۔

(۴)......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

مازلت اطمع فی الخلافة منذ قال لی رسول اللہ ﷺ یامعاویة ان ملکت فاحسن ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۲۸۰ کتاب الامراء، طبرانی کبیر ج ص، البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۱۶۳۶، دار ابن حزم، تاریخ الخلفاء ۱۹۵)

ترجمہ: میں ہمیشہ خلافت کی خواہش میں رہا جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے معاویہ! جب تو حاکم بنے تو اچھا برتاؤ کرنا۔

(۵)......نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اول جیش من امتی یغزون البحر قد اوجبوا ۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۱۰)

ترجمہ: میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر پار کر کے جہاد کرے گا اس نے اپنے اوپر جنت واجب کر لی۔

فائدہ: حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: فی ھذا الحدیث منقبة لمعاویة ۔ اس حدیث میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ہے۔ (فتح الباری ج ص، حاشیہ بخاری ج ۱ ص ۴۱۰)

(۶)......نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاتقوم الساعة حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینھما مقتلة عظیمة ودعواھما واحدة ۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۰، مشکوٰۃ ۵۶۳۴)

ترجمہ: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو عظیم گروہوں کے درمیان زبردست جنگ نہ ہو اُن دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا (دونوں مسلمان ہوں گے)

اس حدیث کی تشریح میں امام نووی فرماتے ہیں: اہل علم نے بیان کیا ہے ان

دو عظیم جماعتوں سے مراد حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کی جماعتیں ہیں۔

(نووی بر مسلم ج۲ ص۳۹۰)

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: ان دو گروہوں سے مراد حضرت علی اور حضرت معاویہ کے ساتھی ہیں۔ (اشعۃ اللمعات ج۴ ص۶۹۶ باب الملاحم، الفصل الاول)

۶ ...... حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے:

ایک نیک شخص نے بیان کیا ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، آپ کے پاس حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم تھے، راشد الکندی نامی ایک شخص آیا اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ شخص ہمارے عیب بیان کرتا ہے۔ کندی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں ان سب کے عیب بیان نہیں کرتا بلکہ صرف اس ایک معاویہ کے عیب بیان کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا بُرا ہو کیا یہ میرا صحابی نہیں ہے۔ آپ نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی، پھر آپ نے ایک نیزہ پکڑا اور حضرت معاویہ کو دیا اور فرمایا یہ اس کے سینے میں مارو، آپ نے اُسے نیزہ مارا۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی، صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ راشد کندی کو رات کے وقت سچ مچ کسی نے مار دیا ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج۸ ص۱۴۷، دوسرا نسخہ دار ابن حزم ج۱ ص۱۶۴۶)

۷ ...... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابنی ھذا سید لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین۔ (بخاری ج۱ ص۵۳۰ کتاب المناقب، مناقب الحسن والحسین)

ترجمہ: یہ میرا بیٹا حسن سردار ہے اور ایک وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔

۸ ...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لتفتحن القسطنطینیۃ ولنعم الامیر امیرھا ولنعم الجیش ذلک الجیش۔ (المستدرک علی الصحیحین ج۵ ص۳۲۸ برقم ۸۲۷۱)

ترجمہ: قسطنطنیہ ضرور بر ضرور فتح ہوگا اور اس کا امیر کیا ہی اچھا امیر ہے اور وہ لشکر کیا ہی اچھا لشکر ہے۔

امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور حافظ ذہبی نے اس کی تائید کی ہے۔ اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ہے کیونکہ ایک لشکر کی امارت کا شرف آپ کو بھی حاصل ہے۔

۹ ...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

عن معاویۃ قال قصرت عن رسول اللہ ﷺ بمشقص۔ (بخاری ج۱ ص۲۳۲ کتاب المناسک باب الحلق والتقصیر عند الاحلال)

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی کریم ﷺ کے قینچی سے بال مبارک کاٹنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

۱۰ ...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یامعاویۃ ان ولیت امر فاتق اللہ واعدل۔ (مسند احمد ج۴ ص۱۲۶، مسند ابو یعلیٰ ج۵ ص۳۲۹، البدایہ والنہایہ ج۸ ص۱۳۰، دوسرا نسخہ دار ابن حزم ج۱ ص۱۶۳۶ وعدہ ترجمہ

معاویۃ رضی اللہ عنہ......الخ، مجمع الزوائد ج۹ص۳۵۵، دلائل النبوۃ للبیہقی ج۶ص۴۴۶)

ترجمہ: اے معاویہ! جب تجھے حکومت ملے تو تقویٰ اختیار کرنا اور عدل سے کام لینا۔

......حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ ورسولہٗ یحبانہ۔ (تطہیر الجنان ص۱۲)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کا رسول معاویہ سے محبت کرتا ہے۔

......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انی أحب معاویۃ وأحبّ من یحب معاویۃ وجبریل ومیکائیل یحبان معاویۃ واللہ اشد حبا لمعاویۃ من جبریل ومیکائیل۔ (تاریخ دمشق ج۲۵ص۹)

ترجمہ: میں معاویہ سے محبت رکھتا ہوں اور جو معاویہ سے محبت رکھے گا اُس سے بھی محبت کرتا ہوں، اور جبریل اور میکائیل دونوں معاویہ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جبرائیل ومیکائیل سے زیادہ معاویہ سے محبت فرماتا ہے۔

......حضرت علی اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استشار جبریل فی استکتابہ معاویۃ فقال استکتبہ فانہٗ امین۔ (البدایہ والنہایہ ج۸ص۱۲۷، دوسرا نسخہ دار ابن حزم ج۱ص۱۳۳۲ وعدہ ترجمۃ معاویۃ رضی اللہ عنہ......الخ، تاریخ دمشق ابن عساکر ج۲۵،۱۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل امین سے مشورہ کیا کہ کیا معاویہ کو کاتب بنایا جائے؟ تو انہوں نے عرض کیا انہیں کاتب بنائیں کیونکہ وہ امین ہیں۔

......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اذھب فادع لی معاویۃ۔

ترجمہ: جاؤ اور معاویہ کو میرے پاس بلا لاؤ۔

(صحیح مسلم ج۲ص۳۲۵، الاصابہ فی تمیز الصحابہ ج۳ص۱۸۵۷، البدایہ والنہایہ ج۱ص۱۹۳۲)

......حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے آپ نے پوچھا اے معاویہ! تیرے جسم کا کون سا حصہ میرے قریب ہے، عرض کیا میرا شکم، آپ نے فرمایا: اللھم املأہ علما وحلما۔ (الخصائص الکبریٰ ج۲ص۲۹۳)

ترجمہ: اے اللہ! اسے علم اور حلم سے بھر دے۔

......مزید ارشاد فرمایا:

معاویۃ بن ابی سفیان احلم أمتی واجودھا۔ (اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس، تاریخ الخلفاء ص۲۷ باب ابوبکر الصدیق، تطہیر الجنان ص۱۲)

ترجمہ: معاویہ میری اُمت کا سب سے حلیم اور سخی آدمی ہے۔

......ایک روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وادخلہ الجنۃ۔ (البدایہ والنہایہ ج۸ص۱۲۸، دوسرا نسخہ دار ابن حزم ج۱ص۱۳۳۲ وعدہ وترجمۃ معاویۃ رضی اللہ عنہ......الخ)

ترجمہ: اے اللہ معاویہ کو جنت میں داخل فرما۔

......ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مجھ سے کشتی لڑیں، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پاس موجود تھے، انہوں نے فرمایا: میں تم سے کشتی لڑتا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بطیبه وملکه بالشام ۔ (سنن الدارمی ج ۱ ص ۱۶ باب صفۃ النبی ﷺ فی الکتب قبل مبعثہ)

ترجمہ: ہم نے آپ ﷺ (کی تعریف تورات شریف میں یوں) لکھی ہوئی پائی: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں...... وہ مکہ میں پیدا ہوں گے، (مدینہ) طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے اور ملک شام میں ان کی بادشاہت ہوگی۔

فائدہ: یہ مضمون سنن دارمی کی بعد والی دو روایات میں بھی موجود ہے اور صاحب مشکوٰۃ نے باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ ص ۵۱۲، الفصل الثانی میں بھی اسے نقل کیا ہے۔

①...... ملک شام میں حضور اکرم ﷺ کی بادشاہت کس طرح ہوگی اس کی وضاحت کرتے ہوئے، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

یعنی ان کے بعد ان کی خلافت مدینہ یا عراق میں رہے گی۔ مگر ان کی سلطنت شام میں ہوگی۔ چنانچہ اسلام کے پہلے سلطان حضرت امیر معاویہ کا دار الخلافہ دمشق بنا، یعنی ملک شام کا ایک شہر۔ (مرآۃ المناجیح ج ۸ ص ۳۲)

②...... صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اول ملوکِ اسلام اور سلطنت محمدیہ کے پہلے بادشاہ ہیں، اسی کی طرف تورات مقدس میں اشارہ ہے کہ مولدہ بمکۃ ومھاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام ۔ وہ نبی آخر الزمان (ﷺ) مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔ تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی؟ محمد رسول اللہ ﷺ کی سلطنت ہے۔ (بہار شریعت، امامت کا بیان ج ۱ ص ۲۵۸)

③...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے بھی یہ بات لکھی ہے۔ (الفتاویٰ الرضویہ ج ۲۹ ص ۳۵۷)

۞...... حدیث نبوی ہے:

ان اللہ ائتمن علی وحیه جبریل وانا معاویة۔

ترجمہ: بے شک اللہ نے اپنی وحی پر جبریل کو امین بنایا اور میں نے معاویہ کو امین بنایا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۲۵ ص ۲)

۞...... حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے یوں دعا مانگی:

اللھم اھدہ بالھدیٰ وجنبه الردیٰ واغفرله فی الآخرۃ والاولیٰ۔

(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۲۰، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۱۲۳۳ دار ابن حزم)

ترجمہ: اے اللہ! اس (معاویہ) کی بھرپور رہنمائی فرما اور اسے گھٹیا چیز سے بچا اور اس کی دنیا و آخرت میں مغفرت فرما۔

۞...... مزید یوں بھی دعا مانگی:

اللھم حرم بدن معاویة علی النار۔ (ابن عساکر ج ۲۵ ص ۱۱)

ترجمہ: اے اللہ! معاویہ کے جسم کو آگ پر حرام فرما دے۔

۞...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عزیمة من ربی وعھد عھدہ الی ان لا اتزوج الی اھل بیت ولا ازوج بنتا من بناتی لاحد الا کانوا رفقائی فی الجنة۔ (تطہیر الجنان ص ۱۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پختہ وعدہ فرما رکھا ہے کہ جس مسلمان گھرانے

میں میں اپنا نکاح کروں یا جس مسلمان گھرانے میں میں اپنی کسی بیٹی کا نکاح کروں تو ان دونوں گھرانوں کے تمام مسلمان افراد جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔

...... ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا:

معاویہ قیامت کو اس حال میں آئیں گے کہ ان پر نورِ ایمان کی چادر ہوگی اور نور کا لباس پہنے ہوں گے اس کا ظاہر اللہ کی رحمت اور باطن اللہ کی رضا ہوگی اور وہ اس کی وجہ سے فخر کریں گے اور یہ مرتبہ آپ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں وحی کی کتابت کی برکت سے عطا ہوگا۔ (ابن عساکر ج ۲۵ ص ۱۱)

...... ایک مرتبہ یوں ارشاد فرمایا:

اے معاویہ! جو تیری عظمت کا منکر ہوگا وہ قیامت کو اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے گلے میں آگ کا طوق ہوگا۔ (تاریخ دمشق ج ۲۵ ص ۱۰)

...... ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کی کچھ فضیلتیں بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا:

میرا راز دار معاویہ ہے۔ جس نے ان سے محبت رکھی وہ نجات پا گیا اور جس نے ان سے بغض رکھا وہ ہلاک ہو گیا۔ (تطہیر الجنان ص ۱۳)

...... ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے ایک معاملہ میں مشورہ طلب کیا لیکن انہوں نے خاطر خواہ جواب نہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

معاویہ کو بلاؤ اور یہ مسئلہ اس کے سامنے رکھو وہ قوی ہیں اور امین ہیں ان شاء اللہ صحیح مشورہ دیں گے۔ (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۳۵۶)

...... جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض اپنے کرم سے جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بیعت رضوان کے ثواب سے بھی مشرف فرما دیا تھا۔ لہٰذا آپ کو بیعت رضوان والے صحابہ رضی اللہ عنہم کے جذبہ ایمانی کا ثواب بھی حاصل ہو گیا۔ (ابن عساکر ج ۲۵ ص ۱۵)

...... سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں:

كان بين معاوية وبين الروم عهد و كان يسير نحو بلادهم حتى اذا انقضى العهد اغار عليهم فجاء رجل على فرس او برذون وهو يقول الله اكبر الله اكبر وفاء لا غدر فنظروا فاذا هو عمرو بن عبسة، فساله معاوية عن ذلك فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان بينه وبين قوم عهد فلا يحلنّ عهدا ولا يشدنه حتى يمضي امدها او ينبذ اليهم على سواء قال فرجع معاوية بالناس ۔ رواه الترمذی وابو داؤد (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۴۷ باب الامان، الفصل الثانی صلی اللہ علیہ وسلم والفظ لہ جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۹۱ ابواب السیر، باب ما جاء فی الغدر، سنن ابو داود ج ۲ ص ۲۲، ۲۳ کتاب الجہاد، باب فی الامام یکون بینہ وبین العدو عہد فیسیر نحوہ)

ترجمہ: حضرت معاویہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا اور وہ ان کے شہروں کی طرف جاتے تھے تاکہ مدت پوری ہو جائے تو میں ان پر حملہ کروں تو ایک آدمی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور اس نے کہا اللہ اکبر، اللہ اکبر وعدہ پورا کرنا چاہیے نہ کہ اُسے توڑنا چاہیے، انہوں نے دیکھا تو وہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے تو حضرت امیر معاویہ نے اُن سے اس بارے میں پوچھا: پس انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے کہ جس کسی کا کسی قوم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو وہ اسے ہرگز نہ توڑے اور نہ ہی اس میں کوئی تبدیلی لائے حتی کہ اس کی مدت ختم ہو جائے تو وہ انہیں اطلاع کر دے

(تاکہ وہ بھی مقابلہ کے لئے تیاری میں) برابر ہو جائیں۔ راوی کا بیان ہے اس بات کو سن کر حضرت امیر معاویہ واپس لوٹ آئے۔

اس روایت سے واضح ہے کہ حضرت امیر معاویہ ؓ کے دل میں رسول کریم ﷺ کی حدیث پاک کا حد درجہ احترام تھا اور وہ اس سے بال برابر بھی آگے بڑھنا گوارا نہیں کرتے تھے۔



اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم

① ......ایک موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ ؓ کے متعلق فرمایا تھا کہ معاویہ کبھی مغلوب نہیں ہوگا، حضرت علی ؓ کو جب یہ روایت پہنچی تو پھر آپ یہ فرمایا کرتے تھے اگر مجھے یہ حدیث یاد ہوتی تو میں کبھی معاویہ سے جنگ نہ لڑتا۔

(الخصائص الکبری ج ۲ ص ۱۹۹)

② ......حضرت علی المرتضی ؓ نے جنگ صفین کے بعد فرمایا تھا:

قتلای وقتلا معاویة فی الجنة۔ (طبرانی کبیر ج ۸ ص ۲۷۶، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۵۹۶ حدیث نمبر ۱۵۹۲۷، مقدمہ ابن خلدون ص ۳۸۵، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۷۲۹ کتاب الجمل باب ماذکر فی صفین)

ترجمہ: یعنی میری طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل

ہونے والے سب جنتی ہیں۔

③ ......حضرت علی المرتضی ؓ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! معاویہ کی حکومت کو برا نہ سمجھو! خدا کی قسم جب وہ تم میں نہیں ہوں گے تو تم دیکھو کہ سر کٹ کٹ کر اندرائن کی طرح زمین پر گر رہے ہیں۔

(ابن عساکر ج ۲۳ ص ۱۰۴، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۱)

④ ......حضرت نعیم بن ابی ہند اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں:

میں جنگ صفین میں حضرت علی ؓ کا ساتھی تھا، جب نماز کا وقت آیا تو ہم نے بھی اذان دی اور امیر معاویہ ؓ کے لشکر نے بھی اذان دی، ہم نے اقامت پڑھی انہوں نے بھی اقامت پڑھی، ہم نے بھی نماز پڑھی انہوں نے بھی نماز پڑھی، میں نے دونوں طرف سے قتل ہونے والوں کے بارے میں سوچا، جب مولا علی ؓ نے سلام پھیرا تو میں نے عرض کیا کہ ہماری طرف سے قتل ہونے والوں اور ان کے طرف سے قتل ہونے والوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا:

من قتل منا ومنهم يريد وجه الله والدار الاخرة، دخل الجنة۔

(سنن سعید بن منصور ج ۲ ص ۳۴۴)

ترجمہ: یعنی خواہ کوئی ہماری طرف سے مارا گیا یا ان کی طرف سے مارا گیا ہو اگر اس کی نیت اللہ کی رضا اور جنت کی طلب تھی تو وہ جنت میں گیا۔

⑤ ......حضرت عمر فاروق ؓ کے سامنے کسی نے حضرت امیر معاویہ ؓ کی برائی بیان کی، آپ نے فرمایا ہمارے سامنے اس قریشی جوان کا گلہ نہ کرو جو غصے میں بھی ہنستا

ہے، رضامندی کے ساتھ جو چاہو اس سے لے لو مگر اس سے چھیننا چاہو تو کبھی نہ چھین سکو گے۔ (الاستیعاب ص ۶۷۷)

⑥...... حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تم میرے بعد آپس میں فرقہ بندی سے بچو اگر تم نے ایسا کیا تو جان لو معاویہ شام میں موجود ہے۔ (الاصابہ ج ۳ ص ۴۱۲)

⑦...... حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے:

ما رایت احد بعد رسول اللہ ﷺ اسود من معاویة۔

(الاحاد والمثانی ج ۱ ص ۳۷۹ برقم ۵۱۶، المعجم الکبیر ج ۱۲ ص ۳۸۷ برقم ۱۳۴۳۲، شرح اصول اعتقاد اھل السنة والجماعة ج ۸ ص ۱۵۳۰، ۱۵۲۹ برقم ۲۷۸۱)

ترجمہ: میں نے رسول کریم ﷺ کے بعد حضرت معاویہ ؓ جیسا سردار کوئی نہیں دیکھا۔

⑧...... سیدنا ابن عمر ؓ نے مزید فرمایا:

کان معاویة احلم الناس۔ (السنة لابن ابی عاصم ج ۲ ص ۴۳۲)

ترجمہ: حضرت معاویہ لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم و بردبار تھے۔

⑨...... حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب ؓ فرماتے ہیں:

دعہ فانہ قد صحب رسول اللہ ﷺ۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۳۱ کتاب المناقب باب ذکر معاویة ؓ، السنن الکبریٰ ج ۳ ص ۲۰، باب الوتر برکعة واحدة......)

ترجمہ: حضرت معاویہ کو کچھ نہ کہو وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔

⑩...... حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں:

میں نے معاویہ سے بڑھ کر سلطنت کے لائق کسی کو نہیں دیکھا۔

(الاستیعاب مع الاصابہ ج ۳ ص ۳۸۳، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۹)

⑪...... آپ مزید یہ فرماتے ہیں:

انہ فقیہ۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۳۱، السنن الکبریٰ ج ۳ ص ۳۰)

ترجمہ: بے شک امیر معاویہ فقیہ ہیں۔

⑫...... حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے حضرت امیر معاویہ ؓ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کاٹے۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۳۳) جب آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی تو لوگوں نے پوچھا کہ یہ حدیث حضرت معاویہ سے ہم تک پہنچی ہے آپ نے فرمایا: معاویہ رسول اللہ ﷺ پر بہتان باندھنے والے نہیں ہیں۔ (مسند احمد ج ۴ ص ۱۱۸، ۱۲۱، ۱۲۶، طبرانی کبیر ج ۸ ص ۲۷۷)

⑬...... حضرت سیدنا امام حسن ؓ نے حضرت امیر معاویہ ؓ کو خلافت سونپی، آپ کی بیعت کی اور تا حیات اس بیعت پر قائم رہے اور دوسروں کو بھی آپ کی بیعت کا حکم دیا۔ (المستدرک ج ۳ ص ۱۷۳، الاستیعاب علی ہامش الاصابہ ج ۳ ص ۳۶۸)

⑭...... حضرت سیدنا امام حسین ؓ نے بھی حضرت امیر معاویہ ؓ کی بیعت کی اور تا حیات اس پر قائم رہے۔

(المستدرک ج ۳ ص ۱۷۳، الاستیعاب علی ہامش الاصابہ ج ۳ ص ۳۶۸)

جس سے واضح ہے کہ ان دونوں شہزادوں کے نزدیک حضرت امیر معاویہ ؓ امیر

المؤمنین اور ان کی خلافت برحق ہے۔

(۱۵)...... حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کی خدمت میں حضرت امیر معاویہ ؓ کا ایک نمائندہ تحائف لے کر آیا، اس نے کہا یہ امیر المؤمنین نے بھیجے ہیں تو آپ۔ نے اسے قبول فرمایا جب وہ چلا گیا تو (راوی کا بیان ہے کہ) ہم نے کہا: اے ام المؤمنین کیا ہم مؤمن نہیں اور وہ ہمارے امیر نہیں، فرمایا: ان شاء اللہ تم مؤمن ہو اور وہ تمہارے امیر ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۲۵۵ کتاب الامرا)

(۱۶)...... حضرت سعد بن ابی وقاص مالک ؓ فرماتے تھے:

ما رایت احدا بعد عثمان اقضی بحق من صاحب ھذا الباب۔ یعنی معاویۃ۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۵۹ ص ۱۶۱، تاریخ اسلام للذھبی حرف المیم ج ۴ ص ۳۱۳، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۲ ترجمۃ معاویۃ وذکر شیء من ایامہ...... الخ)

ترجمہ: میں نے سیدنا عثمان غنی ؓ کے بعد کوئی شخص حضرت معاویہ ؓ سے بہتر حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا نہیں دیکھا۔

(۱۷)...... سیدنا عمیر بن سعد انصاری ؓ فرماتے ہیں:

لاتذکروا معاویۃ الا بخیر فانی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: اللھم اھدبہ۔ (سنن ترمذی ج ۲ ص ۲۲۴)

ترجمہ: حضرت معاویہ ؓ کو خیر سے ہی یاد کیا کرو، میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے: اے اللہ! معاویہ کے ذریعے لوگوں کو ہدایت عطا فرما!۔

(۱۸)...... حضرت ابو درداء ؓ فرماتے ہیں:

ما رأیت احدا شبہ بصلوۃ رسول اللہ من امامکم ھذا یعنی معاویۃ۔

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۳۵۷)

ترجمہ: میں نے تمہارے اس امام یعنی حضرت امیر معاویہ سے بڑھ کر کسی کو رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۱۹)...... حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں:

بے شک معاویہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں کتابت فرمایا کرتے تھے۔

(طبرانی کبیر ج ۱۳ ص ۵۵۲، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۳۵۷)

(۲۰)...... حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں:

بیٹا! حضرت معاویہ نے جو کیا درست کیا ان سے زیادہ علم والا ہم میں کوئی نہیں۔ (مسند الشافعی ص ۸۶، مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۲۰، کتاب الام ج ۱ ص ۳۳۰، سنن کبریٰ بیہقی ج ۳ ص ۲۹)

(۲۱)...... حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں:

جب سیدہ اُم حبیبہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آئیں تو وہ اُم المؤمنین (مومنوں کی ماں) بن گئی اور حضرت معاویہ خال المؤمنین (مومنوں کے ماموں) بن گئے۔ (الشریعہ ج ۴ ص ۲۴۴۸)

(۲۲)...... حضرت علی ؓ نے حضرت امیر معاویہ ؓ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق فرمایا: اخواننا بغوا علینا۔ (سنن کبریٰ بیہقی ج ۸ ص ۱۷۲، العقد اللمعات ج ۴ ص ۲۹۶)

ترجمہ: یہ ہمارے بھائی ہیں، جنہوں نے ہمارے ساتھ اختلاف کیا ہے۔

یہ مضمون مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۷۰۷، کتاب الجمل وصفین وخوارج، تفسیر قرطبی جز ۱۶، صفحہ ۳۲۳، اور تفسیر در منثور جز ۶ صفحہ ۳۲۲ پر بھی موجود ہے۔

(۱۲)...... محدث اسحاق بن راہویہ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا کہ ایک آدمی جنگ جمل اور جنگ صفین میں شامل لوگوں کے خلاف سخت الفاظ بول رہا تھا تو آپ نے فرمایا: لاتقولوا الا خیرا انما هم قوم زعموا ان بغینا علیهم وزعمنا انهم بغوا علینا فقاتلناهم۔

(منہاج السنۃ ج ۳ ص ۶۱، از ابن تیمیہ)

ترجمہ: ان کے متعلق بھلائی کے کلمات کے علاوہ کچھ نہ کہو، وہ ایسے لوگ ہیں کہ انہوں نے سمجھا کہ ہم اُن سے بغاوت کر رہے ہیں اور ہم سمجھتے تھے کہ وہ ہم سے بغاوت کر رہے ہیں، پس ہماری آپس میں لڑائی ہوگئی۔



اقوال تابعین رحمۃ اللہ علیہم

(۱)...... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے حسن بصری رضی اللہ عنہ تابعی سے کہا:

یااباسعید ان ههنا ناسا یشهدون علی معاویة انه من اهل النار۔

ترجمہ: اے ابوسعید! یہاں کچھ لوگ ہیں جو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو جہنمی کہتے ہیں۔ تو حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

لعنهم الله وما یدریهم من فی النار۔ (الاستیعاب ص ۶۷۹، رقم ۱۳۴۸)

ترجمہ: ان پر اللہ کی لعنت ہو انہیں کیا خبر کہ جہنم میں کون ہے۔

(۲)...... حضرت سعید بن مسیب قرشی مخزومی رضی اللہ عنہ سے جب امام زہری نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

اسمع یا زهری من مات محبا لابی بکر وعمر وعثمان وعلی وشهد للعشرة بالجنة وترحم علی معاویة، کان حقیقا علی الله ان لا یناقشه الحساب۔ (تاریخ دمشق ج ۵۹ ص ۲۰۷، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۴۸)

ترجمہ: اے زہری! سنو! جو شخص سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم کی محبت میں مرے، عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے جنتی ہونے کی گواہی دے اور حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے رحمت کی دعا کرے تو اللہ پر حق ہے کہ اس کے حساب میں سختی نہ فرمائے۔

(۳)...... حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے ہوئے، میں نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا اسی دوران حضرت علی اور حضرت معاویہ کو بلایا گیا اور دونوں کو ایک کمرے میں داخل کر دیا گیا، اور دروازہ بند کر دیا گیا میں غور سے دیکھتا رہا تھوڑی دیر کے بعد حضرت علی باہر تشریف لائے اور وہ

فرما رہے تھے، رب کعبہ کی قسم میرے حق میں فیصلہ ہو گیا، پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرت معاویہ بھی باہر تشریف لے آئے اور فرمایا رب کعبہ کی قسم میری بخشش ہو گئی۔

(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۷)

(۲)...... حضرت کعب احبار ؓ فرمایا کرتے:

لن یملک احد من ھذہ الامۃ ماملک معاویۃ۔

(الطبقات الکبریٰ ص ۱۱۹ برقم ۳۳، تاریخ دمشق ج ۵۹ ص ۱۷۶، سیر اعلام النبلاء ج ۳ ص ۱۵۳، معاویۃ بن ابی سفیان صخر بن حرب الاموی)

ترجمہ: جس طرح سیدنا معاویہ ؓ نے حکمرانی کی ہے اس امت میں کسی نے نہیں کی۔

(۳)...... حضرت کعب احبار ؒ نے ہی تورات کے حوالے سے یہ جملہ بیان کیا ہے:

آپ ﷺ مکہ میں پیدا ہوں گے (مدینہ) طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے اور شام میں ان کی بادشاہت ہو گی۔ (سنن دارمی ج ۱ ص ۱۶، مشکوٰۃ ص ۵۱۴)

یہاں شام کی بادشاہت سے مراد حضرت امیر معاویہ ؓ کی سلطنت ہے۔

(۴)...... امام محمد بن سرین ؒ فرماتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ کی وفات کا وقت آیا تو آپ سجدہ میں پڑ گئے اور بار بار اپنے رخسار زمین پر رکھ کر رونے لگے اور دعا کرتے کہ اے اللہ! میری مغفرت فرما، میری خطاؤں سے درگزر فرما، بے شک تو بہت زیادہ مغفرت والا ہے، اور خطاکاروں کے لئے تیرے سوا کہیں پناہ نہیں، آپ اپنے گھر والوں کو تقویٰ کی وصیت کرتے ہوئے

دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۹، ۱۵۰)

(۵)...... حضرت ابو العلا قبیصہ بن جابر تابعی ؒ فرماتے ہیں:

فما رایت رجلا اثقل حلما ولا ابطأ جھلا ولا ابعد اناۃ منہ۔ (تاریخ دمشق ج ۵۹ ص ۱۷۸، معاویۃ بن صخر ابی سفیان، سیر اعلام النبلاء ج ۳ ص ۱۵۳)

ترجمہ: میں نے حضرت معاویہ سے بڑھ کر بردبار، جہالت سے بہت زیادہ دور اور بڑھا باوقار شخص کوئی نہیں دیکھا۔

(۶)...... حضرت امام اعمش ؒ کا قول ہے:

لو رأیتم معاویۃ لقلتم ھذا المھدی۔ (طبرانی کبیر ج ۸ ص ۲۷۶)

ترجمہ: اگر تم حضرت معاویہ کو دیکھ لیتے تو کہتے یہ واقعی مہدی (ہدایت یافتہ) ہے

(۷)...... حضرت قتادہ بن دعامہ بصری ؒ فرماتے تھے:

لو اصبحتم فی مثل عمل معاویۃ لقال اکثرکم ھذا المھدی۔ (السنۃ ج ۲ ص ۴۳۷ برقم ۶۶۸ ذکر ابی عبدالرحمان معاویۃ ...... الخ)

ترجمہ: اگر تم سیدنا معاویہ ؓ جیسے کام کرنے لگو تو اکثر لوگ پکار اٹھیں: یہ مہدی (ہدایت یافتہ) ہے۔

(۸)...... حضرت امام اعمش ؒ کے سامنے لوگوں نے ایک بار حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ اور آپ کے عدو انصاف کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم حضرت معاویہ ؓ کو دیکھ لیتے تو تمہارا کیا حال ہوتا، انہوں نے پوچھا: اے ابو محمد! کیا آپ حضرت معاویہ کے حلم (بردباری) کی بات کر رہے ہیں، انہوں نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم، بلکہ میں آپ کے عدل و انصاف کی بات کر رہا ہوں۔ (السنۃ لابن ابی عاصم ج ۲ ص ۴۳۷ برقم ۶۶۷)

①...... مجاہد بن زبیر کی تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لورأيتم معاوية لقلتم: هذا المهدي

ترجمہ: اگر تم سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو کہتے: یہ مہدی ہیں۔



فضائل

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

کتب شیعہ کی روشنی میں

①...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک اور ناخن مبارک میرے منہ اور ناک میں رکھے جائیں اور آپ کی چادر مبارک اور قمیض مبارک بھی میرے ساتھ دفن کی جائے۔ (تاریخ التواریخ ج ص ۳۰۹)

(۲)......وحی، خطوط اور معاہدے لکھنے والوں میں حضرت علی، حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم تھے۔ (تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۸۰ کتاب النبی)

(۳)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقام کو مدِ نظر رکھنے کی وصیت فرمائی۔ (جلاء العیون ج ۲ ص مترجم)

(۴)......حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو قیساریہ میں اپنا قائم مقام بنایا اور حضرت معاویہ نے اسے ۱۸ھ میں فتح کیا۔ (کتاب البلدان جند فلسطین ص ۸۵، از احمد بن واضح یعقوبی)

(۵)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دو ٹوک کہا اور بہر حال (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) ہم خلافت کا مطالبہ نہیں کرتے۔ (وقعۃ الصفین ص ۷۰، کتاب معاویہ وعمرو الی اھل المدینۃ)

(۶)......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میں عثمان کا چچا زاد بھائی ہوں اور میں اُن کے خون کا مطالبہ کرتا ہوں اور ان کا معاملہ میرے ذمہ ہے۔ (کتاب سلیم بن قیس ص ۱۵۳)

(۷)......حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاص اصحاب میں سے ضرار صدائی شہادت علوی کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے اُنہیں فرمایا: حضرت علی کی شان بیان کرو، اُنہوں نے کہا: آپ مجھے معاف رکھیں تو بہتر ہوگا، فرمایا: اللہ کی قسم! یہ ضرور بیان کرو، تو اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کئے جنہیں سن کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یاد میں) اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہوگئی۔ (درہ نجفیہ ص ۳۶۰، شرح ابن میثم ج ۵ ص ۴۷۶، شرح ابن ابی حدید ج ۴ ص ۴۷۴، ۴۷۵ ذکر من خبر ضرار بن حمزہ الصدائی......الخ، المسماۃ بالروضۃ فی فضائل علی مع معانی

الاخبار و علل الشرائع ص ۱۲۰)

(۸)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں بخارہ فتح ہوا اس مہم میں سعید بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نگران تھے۔ (کتاب البلدان ص ۴۳۵ تا ۵۰۰، از یعقوبی)

(۹)......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنی مثل قرار دیا ہے:

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات ظاہر ہے کہ ہمارا رب ایک ہے، نبی ایک ہے، دعوت اسلام ایک ہے، نہ تو ہم اللہ پر ایمان لانے اور رسول کی تصدیق کرنے میں ان سے کسی بڑائی کے دعویدار ہیں اور نہ ہی اس معاملہ میں وہ ہم پر کچھ بڑائی جتاتے ہیں۔ ہمارا معاملہ بالکل ایک جیسا ہے اور اصل اختلاف تو صرف ''خون عثمان'' کے متعلق پیدا ہوا ہے (اور ہمارا موقف ہے کہ) ہم اس سے بری ہیں۔ (نہج البلاغہ عربی ج ۳ ص ۱۱۴، شرح ابن میثم ج ۵ ص ۱۹۳ خطبہ نمبر ۵۷، الدرۃ النجفیہ ص ۳۳۳، شرح ابن ابی حدید، نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغہ ص ۳۶۳، نہج البلاغہ مترجم ص ۸۲۲ مکتوب نمبر ۵۸ مطبوعہ غلام علی اینڈ سنز لاہور، نہج البلاغہ ص ۸۳۷، ترجمہ و حاشیہ مفتی جعفر حسین مطبوعہ امامیہ پبلیکیشنز لاہور)

(۱۰)......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حامیوں پر طعن اور گالی گلوچ کرنے سے منع فرمایا۔ (نہج البلاغہ ص ۳۲۲)

(۹)......یہ روایت اخبار الطوال ص ۱۶۵ پر بھی موجود ہے۔

(۱۲)......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ہمارے بھائی ہیں انہوں نے ہماری بات نہیں مانی۔ (قرب الاسناد ص ۴۵)

(۱۳)......حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی۔ (رجال کشی ص ۱۰۲)

۱۴ ...... یہی بات احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۹۔ از، ابو منصور احمد بن علی الطبرسی۔

۱۵ ...... منتہی الآمال ج ۱ ص ۲۳۲۔ از، عباس القمی۔

۱۶ ...... جلاء العیون ج ۱ ص ۴۰۳۔ از، محمد باقر بن محمد تقی المجلسی۔

۱۷ ...... مروج الذہب ج ۳ ص ۷۔ از، ابو الحسن علی بن الحسین بن علی المسعودی۔

۱۸ ...... مقتل ابی مخنف ص ۳۰۲۔ از، ابو مخنف لوط بن یحیٰی۔

۱۹ ...... اخبار الطوال ج ۱ ص ۲۰۴۔ از، احمد بن داؤد الدینوری۔

۲۰ ...... فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ ص۔ از علی نقی۔

۲۱ ...... کشف الغمہ ج ۱ ص ۵۷۱۔ از علی بن عیسیٰ الاربلی۔

۲۲ ...... بحار الانوار ج ۱ ص ۱۶۴۔ از، باقر بن محمد مجلسی

پر بھی موجود ہے۔

۲۳ ...... حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس بیعت کے متعلق خود فرمایا:

تحقیق ہم بیعت کر چکے اور باہمی عہد کر چکے۔ لہٰذا ہمارے اس بیعت کو توڑنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ (الاخبار الطوال ص ۲۳۰)

۲۴ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نہ تو ہم ان (معاویہ) سے اس لئے لڑے کہ وہ ہمیں کافر کہتے تھے اور نہ ہم ان سے اس لئے لڑے کہ ہم ان کو کافر سمجھتے ہیں بلکہ (وہ ایک بات تھی جس میں) ہم سمجھتے تھے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ سمجھتے تھے کہ وہ حق پر ہیں۔ (قرب الاسناد ص ۴۵)

۲۵ ...... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس دوران کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما

رہے تھے کہ اچانک حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پاس منبر پر چڑھ گئے تو آپ نے انہیں سینے سے لگا لیا اور فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور اللہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا"۔ (کشف الغمہ ص ۵۲۶، مطبوعہ تبریز)

یہاں یہ بھی جان لیں کہ یہ دونوں گروہ کون سے تھے؟ جن کے درمیان حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کرائی اور جنہیں مسلمان کہا گیا ہے؟ ایک گروہ حضرت علی کا اور دوسرا حضرت امیر معاویہ کا تھا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے دونوں میں صلح کرا دی۔

۲۶ ...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے چوتھے دادا حضرت عبد مناف حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیسرے دادا ہیں۔ (تاریخ یعقوبی ج ص)

۲۷ ...... حضرت معاویہ کی سگی بہن ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ (منتخب التواریخ ج ۱ ص ۲۲، از محمد ہاشم الخراسانی)

۲۸ ...... یہی بات تاریخ یعقوبی ج ۱ ص ۲۲۔ از، احمد بن ابو یعقوب بن جعفر العباسی۔

۲۹ ...... مناقب ابن شہر آشوب ج ۱ ص ۱۶۰،

۳۰ ...... تاریخ ائمہ ص ۱۵۰۔ پر بھی منقول ہے۔

۳۱ ...... ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی چھوٹی ہمشیرہ حضرت قریبہ صغریٰ حضرت امیر معاویہ کے نکاح میں رہی ہیں۔ (کتاب المحبر ص ۱۰۲)

گویا ایک طرف حضرت معاویہ امت کے روحانی ماموں اور دوسری طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی ہیں۔

۲۲...... حضرت امیر معاویہ کی سگی بہن حضرت ہند بنت ابو سفیان حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے حضرت حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ (شرح ابن ابی حدید ج ۴ ص ۲۰)

۲۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک زوجہ حضرت امّ سعید رضی اللہ عنہا، حضرت معاویہ کی حقیقی پھوپھی تھیں۔ (منتخب التواریخ ج ا ص ۱۳۲)

۲۴...... حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت لیلہ بنت ابو مرہ رضی اللہ عنہا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بھانجی حضرت میمونہ بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔

(منتخب التواریخ ج ا ص ۱۳۲)

۲۵...... یہ بات مقاتل الطالبین ص ۸۰ پر۔ از ابو الفرج علی بن الحسین اصبہانی۔ اور

۲۶...... منتہی الآمال، از عباس قمی ص ۵۴۱، پر بھی موجود ہے۔

تو گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن میمونہ بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ساس اور حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ کی نانی ہیں۔ شہدائے کربلا کی محبت کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کو ان حقائق پر بھی نظر رکھنی چاہیئے۔

۲۷...... حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی پوتی لبابہ بن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی شادی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ولید بن عتبہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ (حاشیہ عمدۃ الطالب ص ۱۰)

۲۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر طیار بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی پوتی رملہ بنت محمد بن جعفر رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دوسرے بھتیجے ابو القاسم بن ولید بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ (کتاب المحبر ص ۴۳۹)

۲۹...... حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی پوتی حضرت نفیسہ بنت زید بن حسن بن ابو طالب رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک اور بھتیجے ولید بن عبدالمالک بن مروان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ (عمدۃ الطالب ص ۸۰)

۳۰...... حضرت قثم بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کے والی رہے حتیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور حضرت قثم رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمرقند کے علاقہ میں شہید ہوئے۔ (شرح نہج البلاغہ لابن میثم ج ۵ ص ۲۷ من کتاب لہ علیہ السلام الی قثم بن عباس...... الخ، تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۳۷ حالات امیر معاویہ)

۳۱...... مذکورہ باب میں یعقوبی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مختلف ممالک مفتوحہ سے خراج اور جزیہ کی آمدن کی تفصیلات درج کی ہیں۔ ملاحظہ ہو! تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۳۳، ۲۳۴۔

۳۲...... مزید لکھا ہے: کہ مصر کے علاقہ سے حاصل ہونے والے ٹیکس کی مقدار پچاس لاکھ دینار ہے۔ (کتاب البلدان للیعقوبی ص ۹۳)

۳۳...... عہد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں قاضی اور فقیہ یعنی فتویٰ اور فیصلہ سنانے والے حضرات میں درج ذیل نام بھی ملتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہم، ملاحظہ ہو! تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۳۰، ۲۳۱، وفات الحسن بن علی۔

۳۴...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مختلف شعبہ جات کے لئے الگ الگ دفاتر قائم ہوئے اور سرکاری خطوط اور شاہی فرامین کی نقول رکھنے کا نظام قائم ہوا۔

(تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۳۲، احوال زیاد بن عبداللہ)

۴۵...... حضرت معاویہ ؓ بردبار زیرک اور مال کی سخاوت کرنے والے تھے۔ (تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۲۸، وفات الحسن بن علی)

۴۶...... حضرت امیر معاویہ ؓ کے اخلاق ومعمولات درج ذیل ہیں: آپ دن رات میں پانچ مرتبہ لوگوں کو ملاقات کا موقع دیتے، نماز فجر کے بعد قاص (حالات کی نگرانی کرنے والے) کو تمام واقعات سنانے کا حکم دیتے، پھر اپنی خاص منزل میں جاتے تو قرآن شریف پیش کیا جاتا آپ اس کے ایک جزء کی تلاوت کرتے، پھر گھر میں جاتے اور اوامر ونواہی بجالاتے، پھر چار رکعت ادا فرما کر باہر تشریف لاتے، خاص لوگوں سے ملاقات اور ضروری گفتگو ہوتی پھر آپ کے وزراء حاضر ہو کر ضروری امور میں گفتگو کرتے اور ہدایات لیتے۔ (مروج الذہب ج ۳ ص ۳۹ ذکر جمل من اخلاقہ وسیاستہ)

۴۷...... مسعودی نے حضرت امیر معاویہ ؓ کی سیرت پر طویل گفتگو کرتے ہوئے لکھا کہ آپ کی عادات میں کریمہ لوگوں کی دادرسی اور مظلوموں کی فریادرسی اور حاجت مندوں کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ (مروج الذہب ج ۳ ص ۳۹ ذکر جمل من اخلاقہ وسیاستہ)

۴۸...... مسعودی نے آپ ؓ کی طبیعت، عادت، اخلاق اور ملکی نظم ونسق پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ (مروج الذہب ج ۳ ص ۳۹، ۴۰)

۴۹...... حضرت امیر معاویہ ؓ نے حضرت علی ؓ کی فضیلت کا اعتراف یوں کیا ہے:

"جو فضیلت وشرف اسلام میں آپ کو حاصل ہے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کو جو قرب حاصل ہے اور بنو ہاشم میں جو آپ کا مقام ہے میں اس کو رد نہیں کرتا

(بلکہ مانتا ہوں)۔ (درہ نجفیہ ص ۱۰۲ من کلام لہ علیہ السلام وقد اشار علیہ اصحابہ...... الخ، شرح نہج البلاغہ لابن میثم ج ۲ ص ۱۱۱)

۵۰...... حضرت امام حسن ؓ نے فرمایا:

"خدا کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر معاویہ ؓ میرے حق میں ان لوگوں سے بہتر ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم تیرے شیعہ ہیں مگر انہوں نے مجھے مار ڈالنے کا ارادہ کیا، میرا اثاثہ لوٹ لیا اور میرا مال چھین لیا۔ خدا کی قسم! اگر میں حضرت امیر معاویہ ؓ سے عہد کرلوں جس سے میرا خون بچ جائے اور میرے گھر والے لوگ امن حاصل کرلیں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ یہ شیعہ مجھے مار ڈالیں اور میرا گھرانہ برباد ہو جائے، خدا کی قسم! اگر میں حضرت امیر معاویہ ؓ سے جنگ کروں تو یہی شیعہ میری گردن دبوچ کر مجھے حضرت امیر معاویہ ؓ کے سپرد کردیں"۔

(ناسخ التواریخ ج ۱ ص ۲۱۳، احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۱۰)

۵۱...... حضرت امام حسین ؓ نے فرمایا:

"میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں وہ عہد توڑوں جو میرے بھائی حسن رضی اللہ عنہ نے آپ (حضرت امیر معاویہ ؓ) سے کیا تھا"۔ (مقتل ابی مخنف ص ۶) یعنی آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت سونپ دی۔

۵۲...... حضرت امام حسن ؓ نے حضرت امیر معاویہ ؓ کی نہ صرف یہ کہ خود بیعت کی بلکہ اپنے چھوٹے بھائی حضرت امام حسن ؓ کو بھی حکم فرمایا کہ اے حسین! اٹھو اور ان کی بیعت کرو، بے شک وہ میرا امام اور میرا امیر ہے تو حضرت امام حسین ؓ اور جناب قیس نے بھی بیعت کرلی"۔ (رجال کشی ج ۲ ص ۳۲۵، جلاء العیون ص ۲۶۰)

(۶۲)...... حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں شریک کسی کو بھی مشرک اور منافق نہ سمجھتے تھے''۔ (قرب الاسناد ج ا ص ۴۵)

لیکن آج کے ''شیعانِ علی'' کہلانے والے حضرات مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کے مؤقف کے برخلاف جنگ جمل میں شریک ہونے والوں (اور آپ سے اختلاف کرنے والوں مثلاً: حضرت سیدہ عائشہ، حضرت امیر معاویہ، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم وغیرھم) پر فتویٰ لگا کر ''بغض علی'' کا ثبوت کیوں دیتے ہیں؟



حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر چند اعتراضات کے جواب

اعتراض: ایک دفعہ امیر معاویہ اپنے کندھے پر یزید مردود کو لئے جا رہے تھے تو سرکار ﷺ نے فرمایا کہ جہنمی پر جہنمی جا رہا ہے، معلوم ہوا کہ یزید بھی دوزخی ہے اور امیر معاویہ بھی۔ (نعوذ باللہ)

جواب: ماشاء اللہ یہ ہے آپ کی تاریخ دانی اور یہ ہے تواریخ کا حال جناب، یزید پلید کی پیدائش خلافت عثانی میں ہوئی دیکھو'' جامع ابن اثیر اور کتاب الناہیہ'' وغیرہ۔ حضور کے زمانہ شریف میں یزید امیر معاویہ کے کندھے پر کیا عالم ارواح سے کود کر آ گیا۔ لاحول ولا قوۃ۔

اعتراض: ترمذی شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ تین قبیلوں کو ناپسند فرماتے تھے، ثقیف، بنی حنیفہ، بنی اُمیہ، اور امیر معاویہ بنی امیہ میں سے ہیں تو یہ بھی حضور ﷺ کو ناپسند ہوئے۔

جواب: اس کے دو جواب ہیں ایک الزامی، دوسرا تحقیقی، الزامی جواب تو یہ ہے کہ عثمان

غنی رضی اللہ عنہ اور عمر ابن عبدالعزیز بھی بنی اُمیہ میں سے ہیں تو اگر معاذ اللہ قبیلہ بنی امیہ کا ہر فرد بشر سرکار ﷺ کو ناپسند ہے تو ان حضرات کے متعلق کیا کہو گے حضرت عثمان غنی جلیل القدر عظیم الشان صحابی اور دو صاحبزادیاں حضور کی آپ کے نکاح میں آئیں کسی شخص کو کبھی پیغمبر کی دو صاحبزادیاں نکاح میں میسر نہ ہوئیں۔ اسی لئے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ اور عمر ابن عبدالعزیز جلیل القدر تابعین میں سے ہیں، جن کی عظمت پر دنیائے اسلام متفق ہے۔

جواب تحقیقی یہ ہے کہ کسی قبیلہ یا کسی شہر کے ناپسند ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اُس کا ہر فرد بشر ناپسندیدہ ہے اور کسی شہر یا قبیلہ کے محبوب ہونے کے معنی یہ نہیں ہوتے کہ اُس کا ہر فرد بشر محبوب ہے حضور کو مکہ مکرمہ پیارا تھا تو یہ مطلب نہیں کہ ابوجہل ابولہب وغیرہ کفار مکہ بھی حضور کو پیارے تھے یا حضور کو مدینہ منورہ محبوب تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مدینہ کے سارے منافق عبداللہ ابن اُبی وغیرہ بھی محبوب تھے اسی طرح نبی ﷺ کا نجد کا علاقہ ناپسند تھا، کہ اُس کے لئے دعا نہ فرمائی تو یہ مطلب نہیں کہ علاقہ نجد کے مخلص مومن بھی مبغوض تھے۔

چونکہ ان تینوں قبیلوں میں بعض بڑے مفسد پیدا ہوئے اُن کی وجہ سے اس قبیلہ کو ناپسندگی کا تمغہ ملا، چنانچہ قبیلہ بنی ثقیف میں مختار ابن عبید اور حجاج ابن یوسف جیسے ظالم ہوئے، قبیلہ بنی حنیفہ میں مسیلمہ کذاب اور اس کے متبعین مرتدین ہوئے، بنی امیہ میں یزید پلید اور عبیداللہ ابن زیاد جیسے فاسق، فاجر، ظالم، مردود ہوئے، چونکہ یہ لوگ مبغوض بارگاہ اور مردود تھے اور ان قبیلوں میں تھے اس لیے ان قبائل کو ناپسند فرمایا اسی کی

تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جو ترمذی شریف میں اسی جگہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی، کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ قبیلہ ثقیف میں ایک جھوٹا اور ایک مہلک ہوگا، چنانچہ جھوٹا تو مختار ابن ابی عبید ہوا اور مہلک ظالم حجاج ابن یوسف ہوا۔

آج ہم ایک خواجہ غریب نواز کی وجہ سے اجمیر کو اجمیر شریف کہتے ہیں، اور بعض بے وفاؤں کی وجہ سے کوفہ کو بُری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اجمیر شریف کے ہندو بھی اشرف ہوں اور کوفہ کے ابراہیم علیہ السلام یا نوح علیہ السلام یا حضرت علی المرتضیٰ پر زبان طعن دراز کی جائے، غرضیکہ یہ اعتراض بہت لچر اور پوچ ہے۔

اعتراض: حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب تم معاویہ کو میرے ممبر پر دیکھو تو انہیں قتل کردو، اس حدیث کو امام ذہبی نے نقل کیا اور صحیح بتایا، اس سے معلوم ہوا کہ امیر معاویہ لائق گردن زدنی تھے۔

جواب اس کا جواب اس کے سوا کیا دیا جائے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کسی جھوٹے نے حضور ﷺ پر بہتان باندھا اور امام ذہبی پر افترا کیا، سرکار فرماتے ہیں کہ جو جھ پر دیدہ دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے، خدا کا خوف چاہیے امام ذہبی نے تردید کے لئے یہ حدیث اپنی تاریخ میں نقل فرمائی، اور وہاں۔ اتھ ہی فرمادیا، کہ یہ موضوع یعنی گھڑی ہوئی ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

سوچنے کی بات ہے کہ حضور کو یہ فرمانے کی کیا ضرورت تھی، خود ہی اپنے زمانہ میں قتل کرادیا ہوتا، پھر تمام صحابہ اور تابعین اور اہل بیعت نے یہ حدیث سنی مگر عمل کسی کسی نے نہ کیا، بلکہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت سے دستبرداری

کر کے اُن کیلئے منبر رسول کو بالکل خالی کردیا اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم وعمل کی تعریفیں فرمائیں انہیں مجتہد فی الدین قرار دیا، انہیں کسی کو یہ حدیث نہ پہنچی چودہ سو برس کے بعد تمہیں پہنچ گئی۔

دشمنانِ امیر معاویہ کی سزا

ابراہیم میسرہ بیان کرتے ہیں:

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بے شک حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنی خلافت میں اس شخص کو کوڑے لگائے جس نے حضرت امیر معاویہ کو بدزبانی کا نشانہ بنایا، آپ نے اسے تین کوڑے لگوائے۔ (الاستیعاب مع الاصابہ ج ۳ ص ۳۸۳، دوسرا نسخہ ص ۶۷۹، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۹، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۱۶۳۶)

جہنمی کتا

علامہ شہاب الدین خفاجی حضرت امیر معاویہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ومن یکن یطعن فی معاویہ

فذاک کلب من کلاب الھاویہ *

جو حضرت امیر معاویہ پر زبان کھولتا ہے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔

(نسیم الریاض ج ۴ ص ۵۲۵)

یہ بات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی نے بھی لکھی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۹ ص ۲۶۴)

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

''دخلافے ونزاع کہ درمیان اصحا واقع شدہ بود محمول برھوائے نفسانی نیست درصحبت خیر البشر نفوس ایشان بتزکیہ رسیدہ بودند واز آوازدگی آزادگشتہ''

جو جھگڑے اور لڑائیاں صحابہ کرام میں ہوئیں وہ نفسانی خواہش کی بنا پر نہ تھیں کیونکہ صحابہ نفوس حضور کی صحبت کی برکت سے پاک ہو چکے تھے اور ستانے سے آزاد۔

''ایں قدر می دانم کہ حضرت امیر در آں باب برحق بودند ومخالف ایشان برخطا بود اما ایں خطا خطاء اجتہادی است تا سجد فسق نمیر ساند بلکہ ملامت راھم دریں طور خطا گنجائش نیست کہ مخطی رانیز یک درجہ است از ثواب''

میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ ان جنگوں میں علی المرتضیٰ حق پر تھے اور ان کے مخالفین خطا پر لیکن یہ خطا اجتہادی ہے جو فسق کی حد تک نہیں پہنچاتی بلکہ یہاں ملامت کی بھی گنجائش نہیں کیونکہ خطا کار مجتہد کو بھی ثواب کا ایک درجہ مل جاتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی اسی مکتوبات شریف جلد ۲ مکتوبات سی و ششم صفحہ ۲ے میں جو خواجہ محمد تقی صاحب کو حقیقت مذہب اہلسنت کے بارے میں لکھا گیا۔ اس میں فرماتے ہیں: ''ھر گاہ اصحاب کرام در بعض اُمور اجتہادیہ باں سرور علیہ الصلوٰۃ وتسلیمات مخالفت کردہ اند بخلاف رائے آں سرور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات حکم نمودہ اندو آں اختلاف ایشان مذموم وملام بنور وضع

آں باوجود نزول وحی نیامدہ''۔

جبکہ صحابہ کرام بعض اجتہادی چیزوں میں خود نبی کریم ﷺ کے رائے کی بھی مخالفت کرتے تھے اور حضور کی رائے کے مخالف رائے دیتے تھے اور ان کا یہ اختلاف نہ بُرا تھا نہ ملامت کے قابل اور اُن کے خلاف کوئی وحی نہ آئی۔

''مخالفت باامیر درامور اجتہادیہ چرا کفر باشد مخالفان چرا مطعون وملام باشند محاربان امیر جم غفیر انداز اھل اسلام واز اجلاء اصحاب اند بعضے ازایشاں مبشر بجنت تکفیر وتشنیع ایشان امر آسان نیست کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم''

تو حضرت علی کی مخالفت اجتہادی امور میں کفر کیسے ہو گئی۔ اور علی مخالفین پر طعن وملامت کیوں ہے حضرت علی سے جنگ کرنے والے اہل اسلام کی بڑی جماعت اور جلیل القدر صحابہ ہیں اُن میں سے بعض وہ ہیں جن کے جنتی ہونے کی بشارت آ چکی ہے انھیں کافر کہنا یا ملامت کرنا آسان نہیں ہے۔ بہت سخت بات ان کے منہ سے نکلتی ہے۔

حضرت مجدد صاحب قدس سرہ اس طویل مکتوب شریف میں کچھ آگے ارشاد فرماتے ہیں۔ غور سے ملاحظہ فرمائیں:

''صحیح بخاری کہ اصح کتب است بعد کتاب اللہ وشیعہ نیز بآں اعتراف وارند فقیر از احمد نبتی کہ از کابر شیعہ بودھاست شنیدہ ام کہ می گفت کتاب بخاری اصح کتب است بعد کتاب اللہ آنجا روایت ھم از موافقان امیر است وھم از مخالفان امیر وبموافقت ومخالفت

مرجوح دراجح نداشتہ اند۔چنانچہ از امیر روایت کند از معاویہ نیز روایت کند اگر شائبہ طعن در معاویہ و در روایت معاویہ بودے ہر گز کتاب روایت نہ کردے واور درج نہ کرو"۔

صحیح بخاری جو قرآن کے بعد بڑی صحیح کتاب ہے اور شیعہ بھی اس کا اقرار کرتے ہیں شیعوں کے بڑے عالم احمد مختی کو سنا کہ کہتا تھا قرآن کے بعد بخاری تمام کتب میں صحیح تر کتاب ہے اُس میں بھی حضرت علی کے مخالفین سے روایت موجود ہیں اور امام بخاری نے حضرت علی کی موافقت یا مخالفت کی وجہ سے حدیث کو راجح یا مرجوح نہ فرمایا۔امام بخاری جیسے کہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں ویسے ہی امیر معاویہ سے اگر امیر معاویہ میں طعنہ کا ادنیٰ شائبہ ہوتا تو امام بخاری اُن سے ہرگز روایت نہ کرتے اور درج نہ فرماتے۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے ان ارشادات گرامی سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ حضرت مجدد کا عقیدہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا ہے۔اب جس مسلمان کے دل میں حضرت مجدد صاحب کی محبت ہوگی وہ امیر معاویہ کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی نہیں کرسکتا۔اگر کرے گا تو حضرت مجدد صاحب کی جماعت سے خارج ہوگا۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

حضور غوث پاک سرکار بغداد کی طرف منسوب کتاب غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۷۸ میں اہلسنت کا عقیدہ یوں بیان کیا گیا ہے:

واتفق اهل السنة على وجوب الكف عما شجر بينهم والامساك عن

مساويهم واظهار فضائلهم ومحاسنهم وتسليم امرهم الى الله عزوجل على ماكان وجرى من اختلاف علىّ وعائشة ومعاوية وطلحة والزبير رضى الله عنهم على ما قدمنا بيانه و اعطاء كل ذى فضل فضله كما قال الله تعالىٰ والذين جاء و ا من بعدهم يقولون ربنا اغفرلنا ......الخ۔

سارے اہلسنت اس پر متفق ہیں کہ صحابہ کرام کی جنگوں میں بحث سے باز رہا جائے اور انہیں بُرا کہنے سے پرہیز کیا جائے،اُن کے فضائل اور ان کی خوبیاں ظاہر کی جائیں اور اُن بزرگوں کا معاملہ رب کے سپرد کیا جائے۔جیسے وہ اختلافات جو حضرت علی اور حضرت عائشہ،معاویہ،طلحہ،زبیر رضی اللہ عنہم میں واقع ہوئے جس کا بیان ہم پہلے کر چکے ہیں اور ہر عظمت والے کو اس کی عظمت کا حق دیا جائے،کیونکہ رب تعالیٰ مومنوں کی شان میں ارشاد فرماتا ہے کہ جو مسلمان ان صحابہ کے بعد آئے وہ یوں کہتے ہیں کہ اے رب ہمیں بخش دے......الخ۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کو سن کر کوئی بھی سچا مسلمان بزرگوں کو ماننے والا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر زبان طعن دراز کر کے اپنا ایمان برباد نہ کرے گا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مرویات کا ایک مستند مجموعہ پہلی بار منظرِ عام پر

مسند امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بطور راویٔ حدیث

تخریج و تحقیق

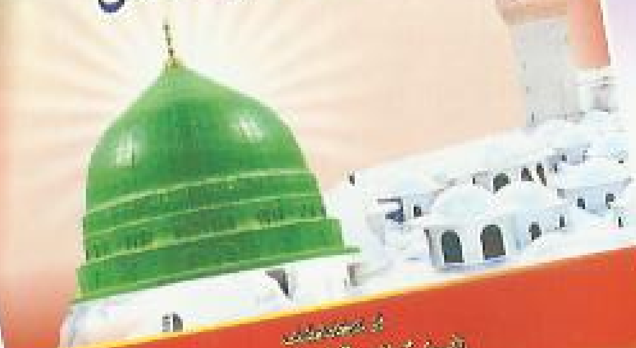
از

ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

نورالھدیٰ بجواب الاقصیٰ

جشنِ میلاد النبی ﷺ

حقائق کے اجالے میں



فیضانِ مدینہ پبلی کیشنز

0333-8173630